جلد ۲۶ | مورخہ ۱۹ رجب ۱۳۵۷ھ | یوم چہار شنبہ | مطابق ۱۴ ستمبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۱۲

گاندھی جی کے خلاف قابلِ مذمت بدگوئی

گاندھی جی کے سیاسی خیالات اور ان کے سیاسیات میں طریق عمل سے خواہ کسی کو کتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ ملک اور قوم کے لئے ان کی قربانی و ایثار ان کی جدوجہد اور سرگرمی قابل تعریف ہے اور اس لحاظ سے وہ قابل احترام ہیں پھر عام لوگوں کی نظروں میں انہیں جو وقعت حاصل ہے۔ اس کا بھی تقاضا ہے کہ ان کی عزت ملحوظ رکھی جائے۔ اور کوئی ایسی بات ان کی طرف منسوب نہ کی جائے۔ جو ان کی عزت و آبرو پر دھبہ لگانے والی ہو۔ اور نہ ان کے متعلق کوئی ایسا لفظ استعمال کیا جائے۔ جو ان کی شان کے شایان نہ ہو۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس نہایت شریفانہ اصل کی کھلم کھلا خلاف ورزی شروع ہو گئی ہے۔ جب تک گاندھی جی کا مقابلہ حکومت کے ساتھ رہا۔ اور ان کے ہاتھ میں کوئی اختیارات نہ تھے۔ اس وقت تک ان حلقوں میں سے جو حکومت کے خلاف تھے۔ کسی نے گاندھی جی کے خلاف کبھی کوئی بات نہ کہی۔ بلکہ وہ جو کچھ کہتے رہے۔ اس پر آنکھیں بند کر کے اور بغیر سوچے سمجھے سب لوگ عمل کرتے رہے۔ لیکن جونہی یہ سمجھا گیا۔ کہ مختلف صوبہ جات کی کانگرسی حکومتیں گاندھی جی کے اشاروں پر چلتی ہیں۔ اور ان کی مرضی و منشاء کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھا سکتیں۔ اور اس طرح گاندھی جی کو بڑے اختیارات حاصل ہو گئے ہیں تو انکے پیچھے چلنے والوں میں سے ہی ان کے خلاف کھڑے ہونے شروع ہو گئے۔ اور ان میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے:-

اگر یہ مخالفت کسی درست اصل پر مبنی ہوتی شرافت اور تہذیب کے دائرہ کے اندر ہوتی۔ تو کوئی بات نہ تھی۔ چھوٹے موٹے اختلافات ہوتے ہی ہیں۔ اور ان کو رفع کرنے کی کوشش کرنا بھی کوئی بری بات نہیں لیکن گاندھی جی کے متعلق نہ صرف خطوط میں بلکہ بعض اخبارات میں بھی جو کچھ کیا جا رہا ہے اسے کوئی شریف انسان پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتا۔ چنانچہ ناگپور کی ایک اطلاع میں جو اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ جہاں یہ لکھا ہے۔ کہ نوجوانوں میں گاندھی جی کے خلاف نفرت و حقارت کا جذبہ پیدا ہو رہا ہے۔ اور وہ انہیں مہاراشٹر کو چھوڑ کر چلے جانے یا پھر قتل کر دینے کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ وہاں یہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ کہ یہ دھمکی آمیز خطوط ان اشتعال انگیز مضامین کا نتیجہ ہیں جو کہ اکثر مہاراشٹر کے اخبارات میں شائع ہوتے رہے ہیں ایک اخبار نے لکھا ہے:۔ "مہاتما گاندھی ایک درآتما ہیں۔ جھوٹ۔ کپٹ۔ دغا فریب اور گنہگاری کی زندگی بسر کرنے والے انسان ہیں۔ ان میں بھلائی کا ایک شمہ بھی نہیں"

اس وقت جبکہ ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک گاندھی جی کا طوطی بول رہا تھا۔ کیا کسی کے وہم و گمان میں بھی آسکتا تھا۔ کہ وہی لوگ جو گاندھی جی کا نام جپتے نہیں تھکتے۔ اور ان کے کہنے پر ہر قسم کی قربانی کر رہے۔ اور طرح طرح کے دکھ اٹھا رہے ہیں۔ انہی میں سے ایسے بھی کھڑے ہو جائیں گے۔ جو دنیا کے بدترین عیب ان کی طرف منسوب کرنے لگ جائیں گے لیکن اب ایسا ہی ہو رہا ہے:-

دراصل وہ لوگ جو کسی تحریک میں خواہ وہ مذہبی ہو۔ یا سیاسی ذاتی اغراض اور فوائد کے لئے شریک ہوتے ہیں۔ یا اپنی ذات کو قومی امور پر مقدم سمجھتے ہیں۔ ان میں جوش و خروش اسی وقت تک نظر آتا ہے۔ جب تک انہیں کسی ذاتی فائدہ کی امید ہوتی ہے لیکن جب وہ دیکھتے ہیں۔ کہ ان کی توقعات پوری نہیں ہو سکتیں۔ اور جن منافع کے منتظر تھے وہ انہیں حاصل نہیں ہو سکتے۔ تو اسی شخصیت کے متعلق جسے وہ اپنا ہادی اور راہنما سمجھتے ہیں۔ انتہائی بغض اور کینہ کے اظہار پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اور تہذیب و شرافت کو بالائے طاق رکھ کر الزام تراشی اور بدگوئی پر اتر آتے ہیں:-

چونکہ ایسے لوگ نہایت خود غرض اور کینہ خصلت ہوتے ہیں۔ اس لئے خواہ وہ کسی سیاسی میدان میں ظاہر ہوں۔ یا کسی مذہبی حلقہ میں۔ ہر شریف انسان کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ نہ صرف ان کی کسی بے ہودہ سرائی کو کوئی وقعت نہ دے۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہو ان کے خلاف نفرت و حقارت کا اظہار کرے۔ اسی جذبہ کے ماتحت ہم ان ناروا الزامات کو ناپسندیدگی اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جو گاندھی جی کی ذات پر لگائے جا رہے ہیں۔ وہ لوگ جو ایسے بدقماش لوگوں کے حامی اور مددگار بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اخلاق اور عادات کا کوئی اچھا مظاہرہ نہیں کرتے دنیا میں ہر منزہ ہستی کے دشمن اور بدخواہ ہوتے ہیں۔ مگر

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اصحاب الصفہ کی تعریف میں حکمت

" یہ جو الہام الٰہی میں اصحاب الصفہ کی تعریف کی گئی یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ یقین میں محبت میں معرفت میں وہی لوگ زیادہ ترقی کریں گے۔ جو اکثر پاس رہیں گے۔ اور خدا ان سے پیار کرے گا۔ اور وہ کبھی ٹھوکر نہیں کھائیں گے۔ اور وہ ترقی کریں گے۔ اور ان کے دل رقت سے بھر جائیں گے غرض خدا کے نزدیک وہی خاص درجہ کے لوگ ہیں۔ جن کو قرب اور ہمسائیگی اور ہم نشینی حاصل ہے۔" حاشیہ کتاب البریہ صفحہ ۲۷۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالٰی کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج دن بھر سر درد کے باعث ناساز رہی۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

آج دوپہر کو خلیفہ ناصر الدین صاحب ایم۔ اے کے ولیمہ کی دعوت ہوئی جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰی نے بھی شمولیت فرمائی۔ اور بھی بہت سے اصحاب مدعو تھے ؛

ملا محمد حیات احراری اپنے خلاف مقدمہ میں کیا پیش کرسکتا ہے

بٹالہ ۱۲ ستمبر۔ آج علاقہ مجسٹریٹ صاحب بٹالہ کی عدالت میں مقدمہ سرکار بنام ملا محمد حیات احراری زیر دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند پیش ہوا۔ اس میں سابقہ تاریخ ۳۰ اگست کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰی کی شہادت کے پیش کئے جانے کے متعلق جو بحث ہوئی تھی۔ فاضل مجسٹریٹ نے ۱۰ ستمبر کی تاریخ اس کے متعلق فیصلہ دینے کے لئے مقرر کی تھی۔ مگر پھر ۱۲ تاریخ مقرر کر دی۔ چنانچہ آج اس کے متعلق حکم سنایا۔ کہ ملزم اپنی بریت میں الزام کا ثبوت دے سکتا ہے۔ اور جو کچھ اس نے کہا ہے اس کی سچائی اس حد تک ثابت کرسکتا ہے۔ کہ مدعی نے دوران گواہی عدالت میں یوں کہا۔ اس غرض سے وہ مدعی کے بیان کی مصدقہ نقل پیش کرسکتا ہے۔ اس کے علاوہ ملزم کسی قسم کی شہادت خواہ زبانی ہو یا تحریری پیش نہیں کرسکتا۔

آئندہ تاریخ سماعت ۱۰ اکتوبر مقرر ہوئی ؛ (رپورٹر الفضل)

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ لاہور کا ایک تبلیغی جلسہ ۷ ستمبر جماعت احمدیہ لاہور کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں چودھری حاجی احمد خان صاحب ایاز مجاہد ہنگری نے اپنے حالات اور تجربات بیان کرتے ہوئے احباب جماعت کو تبلیغ کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔ اور بیان کیا کہ ہر احمدی پر تبلیغ فرض ہے۔ اس کے بعد شیخ مشتاق حسین صاحب نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ بیان کرتے ہوئے تبلیغ کی اہمیت واضح کی۔ ازاں بعد جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور نے سورۂ عصر کی لطیف تفسیر کی۔ اور دوستوں کو دردبھرے الفاظ میں تبلیغ کرنے کی طرف متوجہ کیا۔ آخر میں سکرٹری صاحب تبلیغ نے یہ پروگرام پیش کیا۔ کہ تمام احمدی احباب کے تین تین احباب پر مشتمل وفود بنائے جائیں۔ جن میں سے صاحب استطاعت اصحاب دوسروں کو مدعو کر کے تبلیغ کریں۔ اور دوسرے انفرادی طور پر تبلیغ میں حصہ لیں۔

خاکسار۔ غلام رسول اسسٹنٹ سکرٹری تبلیغ لاہور

درخواست ہائے دعا منشی محمد دین صاحب مختار عام ڈاکٹر محمد شفیع صاحب ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ سرجن کی صحت کے لئے جو آجکل رخصت پر قادیان آئے ہوئے ہوں۔ اور بیمار ہیں شیخ نیاز محمد صاحب انسپکٹر پولیس میرپور مقدمات میں باعزت بریت اور دشمنوں کی ناکامی کے لئے۔ عبدالرحمٰن صاحب تانگہ والے اپنی اہلیہ کی صحت کے لئے جو دو تین ماہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ نور محمد صاحب چک ۹۵ ضلع منٹگمری اپنے والد شیخ جان محمد صاحب کی صحت کے لئے جن کے کان میں پھنسیاں نکلی ہوئی ہیں۔ بشیر الدین احمد صاحب لائلپوری بیٹے۔ دی کلاس میں کامیابی کے لئے۔ خواجہ محمد صدیق صاحب پلیٹ فارم انسپکٹر دہلی جن کے کیس کا تاحال کوئی فیصلہ نہیں ہوا اپنی کامیابی کے لئے اور محمد علی صاحب علاقہ نظام حیدرآباد مولوی محمد عبدالمجید صاحب اہلکار تحصیل کنوٹ کی اہلیہ ثانی کی صحت کے لئے جو سخت بیمار ہیں درخواست دعا کرتے ہیں ماسٹر نذیر محمد صاحب آف دارالصناعت کا بڑا لڑکا بشیر احمد بھی بیمار ہے۔ احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں ؛

دعائے مغفرت سید مزمل شاہ صاحب امیر جماعت احمدیہ گھٹیر ضلع گجرات ڈیڑھ ماہ بیمار رہ کر ۲۳ اگست کو فوت ہو گئے۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار سید غلام غوث قادیان

دعائے نعم البدل عبدالغفار صاحب کانپور کا چھوٹا بچہ افتخار احمد بعمر اڑھائی سال بعارضہ نمونیہ بیمار رہنے کے بعد ۸ ستمبر کو اور قریشی محمد صالح صاحب مبلغ سندھ کا لڑکا جو ۹ ستمبر کو اہلیہ ثانی سے پیدا ہوا تھا۔ ۱۰ ستمبر کو فوت ہو گیا۔ احباب دعائے نعم البدل کریں ؛

اعلان نکاح مرزا کبیر الدین احمد صاحب لکھنؤ کی پوتی رشیدہ بیگم بنت مرزا فصیح الدین احمد صاحب احمدی کا نکاح شیخ عبدالحکیم صاحب پسر شیخ عبدالحلیم صاحب خان بہادر محلہ ندیسر بنارس کینٹ کے ساتھ پانچ سو روپیہ مہر پر سید ارتضیٰ علی صاحب سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ لکھنؤ نے پڑھا۔ خدا تعالٰی مبارک کرے۔

جماعت احمدیہ لیگوس کی کامیابی کیلئے درخواست دعا

جماعت احمدیہ لیگوس وافریقہ کا ایک اہم مقدمہ مخالفین کے ساتھ سرکاری عدالت میں چل رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالٰی اس میں جماعت کو کامیابی عطا فرمائے اور...

اَلْکِتَابُ وَالْحِکْمَۃ

بعض مضامین کے متعلّق قرآن مجید سے استدلال

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

(۲۹۴) نشوں کی ممانعت

سوال کیا گیا ہے۔ کہ قرآن مجید میں شراب کے سوا اور نشوں کی ممانعت کہاں ہے۔ میں عرض کرتا ہوں۔ کہ علاوہ آیت وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ کے جس میں غیر مفید اور لغو اشیاء کی ممانعت کی گئی ہے۔ خود کھانے پینے کے متعلق جو مشہور آیت کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا کی ہے۔ اس میں وَلَا تُسْرِفُوْا کے معنے یہ بھی ہیں۔ ایسی اشیاء نہ کھاؤ۔ اور نہ پیو۔ جو اسراف میں داخل ہیں۔ اور ان کے کھانے پینے کی ضرورت بحیثیت غذا اور اکل و شرب کے ہم کو نہیں ہے بلکہ محض دیا دتی کے طور پر لوگ ان کو لگا لیتے ہیں۔ اور جن کا خرچ ضروری اخراجات میں داخل نہیں ہے۔ بلکہ محض اسراف کے طور پر کیا جاتا ہے۔ روٹی سالن۔ پھل ترکاریاں۔ اناج سب غذا ہیں۔ اس لئے کُلُوْا کے ماتحت آتے ہیں۔ دودھ شربت پانی۔ یہ سب طیّب اور زندگی کے لئے ضروری یا مفید ہیں۔ لیکن افیم۔ تمباکو چرس۔ اور بھنگ۔ یہ جسم انسانی کے لئے غیر ضروری۔ بلکہ مضر ہیں۔ اور ان کو روپیہ خرچ کرکے استعمال کرنا صریح اسراف ہے۔ پس لَا تُسْرِفُوْا کے ماتحت ان کی عادت منع ہے۔ اور وہ سب ناجائز ہیں۔ ہاں کسی بیماری کے ماتحت کوئی منشی چیز استعمال کرنی پڑے۔ تو وہ علاج میں داخل ہے۔ نہ کہ اسراف میں۔

(۲۹۵) خلیفۂ راشد

بعض لوگ سوال کرتے ہیں۔ کہ خلیفہ کے معنے تو ہیں جانشین کے۔ مگر خلفائے راشدین کا لفظ مسلمانوں میں بہت مستعمل ہے۔ اس کا کیا مطلب ہوا۔ اور راشد خلیفہ کیسا خلیفہ ہوتا ہے۔ اس کی کیا تعریف ہے

سوال کا جواب قرآن مجید نے اس طرح دیا ہے۔ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ حَبَّبَ اِلَیْکُمُ الْاِیْمَانَ وَزَیَّنَہٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَکَرَّہَ اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ۔ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الرَّاشِدُوْنَ (حجرات) یعنی راشد وہ شخص ہے جس کو ایمان سے نہ صرف محبت ہو۔ بلکہ اس کے دل کو اللہ تعالےٰ نے نورِ ایمان سے آراستہ کیا ہو۔ اور کفر اور فسق اور گناہ سے اسے سخت نفرت ہو۔ پس جو بھی خلیفۂ راشد ہوگا۔ اس میں یہ صفات ضرور ہوں گی۔

(۲۹۶) ہمعصری بھی ایک مصیبت ہے

اَھٰذَا الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰہُ بَشَرًا رَّسُوْلًا۔ انسان اپنے جیسے انسان کی بات ماننے۔ اور اس پر ایمان لانے میں اپنی بڑی ذلّت محسوس کرتا ہے ہم جنس ہونا۔ ہمعصر ہونا۔ ہموطن ہونا ہم قوم ہونا۔ یہ سب باتیں نیکی اور ایمان کے راستہ میں روک بن جاتی ہیں۔ اس سلسلہ کے مخالفین بھی تو یہی کہتے ہیں۔ کہ مکّہ مدینہ میں مسیح موعود کیوں نہیں آیا۔ پنجاب میں کیوں آیا۔ بنی اسرائیل والا مسیح ناصری کیوں نہیں آیا۔ امتِ محمّدیہ میں سے کیوں آیا۔ سادات میں سے مہدیؑ کیوں نہیں آیا۔ مغلوں میں سے کیوں آیا۔ ایک زمینی انسان کیونکر ہم پر مبعوث ہو گیا حالانکہ ہم پر تو وہ آنا چاہیئے تھا۔ جو دو ہزار سال آسمان پر رہ کر آسمانی بن چکا ہوتا۔ لیکن جب یہ زمانہ گزر جائے گا۔ تو پنجاب شریف اور قادیان دارالامان۔ اور متبرک جنو فارس اور بابرکت چودھویں صدی کے الفاظ بچہ بچہ کی زبان پر چڑھ جائیں گے۔ اور حضور علیہ السلام کے روضہ مبارکہ کی زیارت کو لوگ پاپیادہ بلکہ ننگے پیر ملک کے مختلف گوشوں سے آیا کریں گے۔ سچ ہے ؎

امروز قوم من نشناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کند وقتِ خوشترم

(۲۹۷) سُنّت

یُعَلِّمُھُمُ الْکِتَابَ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کتاب کی نسبت اس کا معلّم زیادہ ضروری اور مقدم ہے۔ غلط کہتے ہیں وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ بس کتاب الٰہی کافی ہے۔ معلّم کی ضرورت نہیں۔ بلکہ معلّم کی ضرورت ہر زمانہ میں ہے۔ اصل وجہ یہ ہے۔ کہ عملی حصہ کتاب کا سوائے معلّم کے سمجھ میں نہیں آسکتا۔ اسی لئے دین کے خالص عملی حصہ کی تفصیل قرآن مجید نے نہیں دی۔ اور اگر اتنی تفصیل بھی ہوتی۔ کہ موجودہ قرآن سے سوگنا قرآن بن جاتا۔ تب بھی عملی تفاصیل بغیر نمونہ کے کبھی سیکھی نہ جاسکتیں۔ اور یہ بات صرف دین کے محکمہ میں ہی نہیں ہے بلکہ دُنیا کے ہر علم اور ہر محکمہ کا یہی حال ہے۔ یہی حکمت ہے۔ کہ کتاب الٰہی نے نماز کے ارکان اور کیفیت اور حج اور ذبح اور حرام حلال وغیرہ کی تفصیل بیان نہیں فرمائی۔ اسی بات کا نام سنّت ہے اور یہ سنّت قرآن اور حدیث دونوں سے بالکل الگ چیز ہے۔

چکڑالوی جو قرآن کو کافی سمجھتے ہیں ان کو بھی مجبوراً اپنے اکثر اعمال میں سنّت کی پیروی کرنی پڑی ہے۔ گو وہ مونہہ سے اقرار نہ کریں۔ فرض کرو۔ کہ قرآن مجید کا ایک ترجمہ ایسکیمو زبان میں کرکے کوئی چکڑالوی ایک اسکیمو کے ہاتھ میں دے کر چلا آئے۔ اور یہ امید رکھے کہ وہ شخص اس کتاب کو پڑھ کر مسلمان ہوگیا ہوگا۔ اور پھر دین کے تمام مسائل پر صحیح طور سے عامل بھی ہوگیا ہوگا۔ اور نماز روزے۔ حج۔ زکوٰۃ۔ نوافل اخلاقی باتیں۔ اور عملی صورت اور سیرت اس کی مسلمانوں کی طرح ہوگئی ہوگی۔ تو یہ بات ایک تمسخر اور خیالِ خام سے بڑھ کر وقعت نہیں رکھے گی۔ ہاں اگر کوئی احمدی وہاں جاتا۔ اور اس کو تعلیم قرآن دیتا۔ اور ہر مرحلہ پر اسے دین کے عقائد اور اعمال سکھاتا۔ اور خود نمونہ بنتا۔ اور اس کی تربیت کرتا تب یہ باتیں ممکن تھیں۔ پس یہ ہے معلم کی ضرورت۔ اور یہی ہے مجدد کی ضرورت اور یہی ہے نبی کی ضرورت۔ کتاب کی ضرورت الگ ہے۔ اور معلّم کی الگ۔

(۲۹۸) اعتدال بہترین طریقہ ہے

حقیقی اسلامی تعلیم یہی ہے۔ کہ جائز اور حلال اشیاء میں بھی اعتدال ہو یعنی نہ بالکل ایسی چیزیں اپنے پر حرام کرلی جائیں۔ نہ حلال اور طیب کی آڑ میں اتنی کثرت اور شدّت ہو کہ روحانیت پر مُردنی آجائے۔ اسی لئے تو فرمایا گیا ہے۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ (مائدہ) اے مومنو نہ تو پاکیزہ چیزوں کو اپنے پر حرام کرلو۔ اور نہ کثرت حلال کی وجہ سے دوسری طرف حد سے زیادہ بڑھ جاؤ۔ خدا تعالےٰ حد سے بڑھ جانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

(۲۹۹) انبیاء کی اجتہادی غلطی

لوگ اس کے لئے عموماً اذا تمنّی القی الشّیطان فی اُمْنِیَّتِہٖ والی آیت پیش کیا کرتے ہیں۔ ایک اور حوالہ بھی اس بارہ میں ہے۔ وہ آیت یہ ہے قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰی نَفْسِیْ وَاِنِ اھْتَدَیْتُ فَبِمَا یُوْحِیْٓ اِلَیَّ رَبِّیْ۔ یعنی اگر کبھی مجھ سے بھول چوک ہو جاتی ہے۔ تو یہ میری بشری کمزوری یا میرے نفس یعنی میرے اپنے اجتہاد کی وجہ سے ہے اور جو بات صحیح اور درست ہوتی ہے۔ وہ میری الہامی یعنی وحی والی بات ہوتی ہے (سبا)

مومنوں کے لئے کامیابی کے گُر

انبیاء بشیر و نذیر ہوتے ہیں وہ آتے ہیں تا بعض گری ہوئی مفلوک الحال اور مظلوم قوموں کو اٹھائیں۔ اور انہیں پھر اقتدار لائیں۔ اور انبیاء پر ایمان لانے والی قومیں دولتِ ایمان سے مالامال ہوکر برملا اس امر کا اظہار کرتی ہیں۔ کہ بے شک ہم کمزور ہیں۔ ہم نحیف ہیں۔ ظاہری لحاظ سے ہمارے پاس سامان نہیں۔ مگر ایک احکم الحاکمین ہستی ہمارے ساتھ ہے۔ اس کا یہ فیصلہ ہے کہ تم کامیاب اور کامران ہوگے۔ مخالف تکبر اور غرور کے نشہ میں ان کی باتوں پر ہنسی اڑاتے اور تمسخر کرتے ہیں۔ غرضکہ ایک کشمکش ہوتی ہے مومنین اور منکرین کے درمیان۔ مگر بالآخر نتیجہ وہی نکلتا ہے جو احکم الحاکمین کے منشاء کے مطابق ہوتا ہے۔ یعنے انبیاء پر ایمان لانے والی جماعتیں کامیاب اور معزز ہو جاتی ہیں۔ اور انبیاء کا انکار کرنے والی ناکامی اور ذلت کا مونہہ دیکھتی ہیں۔ لیکن یہ آتا بڑا تغیر یونہی پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے لئے بہت بڑی قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ جس طرح سونا کٹھالی میں پڑنے کے بعد ہی صاف ہوتا ہے۔ اور اپنی اصلی شان میں ظاہر ہوتا ہے۔ اسی طرح ایماندار قوم بھی ترقی نہیں کرسکتی۔ جب تک کہ نفس امارہ کے گرد و غبار سے اپنے آپ کو پاک و صاف نہ کرے۔ یہی نکتہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہایت ہی خوبصورتی اور جامعیت کے ساتھ اپنے ایک شعر میں یوں بیان فرمایا ہے

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترک رضائے خویش پے مرضیٔ خدا

قرآن مجید یوں تو سارا ہی اس مضمون کی تفصیل و تشریح ہے۔ مگر بعض مقامات پر نہایت مختصر مگر جامع رنگ میں اللہ جلشانہ نے اس طرف توجہ دلائی ہے۔ تا ہر قسم کی طبائع فائدہ حاصل کرسکیں۔ ذیل میں سورۃ انفال کی آیات سے وہ گر پیش کئے جاتے ہیں۔ جو اللہ جلشانہ نے مومنوں کو کامیابی حاصل کرنے کے لئے بتائے ہیں۔

اسباب اور دعا

فرمایا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔ اے مومنو جب تمہارا کسی گروہ سے مقابلہ ہو۔ تو یاد رکھو کامیابی کے لئے یہ ضروری بات ہے کہ جم کر مقابلہ کرو۔ مگر دیکھنا محض اسباب پر بھروسہ نہ کر بیٹھنا۔ بلکہ جب تک دعا سے کام نہ لوگے کامیابی کا حاصل ہونا غیر یقینی ہو جائے گا۔ گویا بتایا کہ نہ محض ظاہری اسباب کامیابی دلا سکتے ہیں۔ اور نہ ہر موقعہ پر محض دعا سے کامیابی حاصل ہوسکتی ہے۔ بلکہ کامیابی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان ان اسباب کو جو اسے اللہ تعالےٰ نے عطا کئے ہوں۔ پورے طور پر استعمال کرے۔ اور پھر نیک اور بہتر نتیجہ کے لئے خدا تعالےٰ کے حضور گر جائے۔ اور عاجزی اور آہ و زاری سے اسکی جناب میں عرض کرے۔ کہ الٰہی جو اسباب تو نے مجھے عطا کئے تھے۔ وہ میں نے تیرے حکم کے مطابق استعمال کئے ہیں۔ اب کامیابی حاصل کرنے کے لئے تیری درگاہ میں سربسجود ہوں۔ تو مجھے کامیاب و کامران کر۔ کہ آخری فیصلہ تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کشتی نوح میں اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "میں تمہیں حد اعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا۔ بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ تم غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ۔ اور اس خدا کو فراموش کردو۔ جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے۔" (کشتی نوح صفحہ ۲)

غرض مومن کا یہ کام ہونا چاہیئے۔ کہ نہ صرف اسباب پر بھروسہ کرے اور نہ ہی اسباب سے بے اعتنائی اختیار کرے بلکہ اسباب اور دعا دونوں ضروری ہیں ؎

کامل اطاعت۔ باہمی اتحاد اور استقلال

پھر فرمایا وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے کامیابی حاصل کرنے کے تین گر اور بیان فرمائے ہیں۔ پہلا یہ کہ ہر کام میں اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو۔ دوم آپس میں جھگڑے نہ پیدا کرو۔ ورنہ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تم ہمت ہار کر سست ہو جاؤ گے۔ اور تمہاری طاقت اور تمہارا رعب مٹ جائیگا سوم استقلال اور عزم کے ساتھ راہ مولےٰ میں کام کرتے چلے جاؤ۔ اگر تم نے ہمت نہ ہاری۔ تو یقیناً سمجھو کہ اللہ ضرور تمہاری مدد کرے گا۔ اور تمہاری محنت ہرگز رائگاں نہیں جانے دیگا۔ یہ تینوں امور ایسے ہیں۔ جن کا تجربہ ہمیں پوری طرح ہو چکا ہے۔ اطاعت امام کا یہ کتنا عظیم الشان فائدہ ہے۔ کہ جماعت پر مشکل سے مشکل اوقات آئے۔ مگر اس صادق امام کی رہنمائی سے وہ ایام یوں گزر گئے۔ کہ گویا کوئی مشکل پیش ہی نہیں آئی۔ تنازعات کی اہمیت کا یوں اندازہ کیجئے۔ کہ تحریک جدید کے ابتدائی ایام میں ہی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے فرمایا تھا۔ کہ اگر تم دشمن کے مقابلہ میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو باہمی چھوٹی موٹی شکر رنجیوں کو دور کردو۔ آپس میں صلح و اتحاد سے رہو۔ اور یوں عمر گزارو جیسے تم تمام ایک ماں کے پیٹ سے ہو۔ اور دراصل کامیابی حاصل کرنے کے لئے باہمی جھگڑوں کا ترک کرنا نہایت ہی ضروری اور اہم چیز ہے۔ اللہ تعالےٰ بھی فرماتا ہے۔ کہ اگر تم نے آپس کے جھگڑوں اور فسادات کو ترک نہ کیا۔ تو یاد رکھو تمہاری وہ طاقت جسے تم دشمن کے مقابلہ میں استعمال کرکے کامیابی حاصل کرسکتے ہو۔ باہمی تنازعات میں خرچ ہو جائے گی۔ اور تم کمزور اور سست ہو جاؤ گے۔

پس فرمایا اگر تم دنیا پر روحانی اور جسمانی دونوں رنگوں میں غلبہ حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو جو کامیابی کے گر تمہیں ہم نے بتائے ہیں۔ ان پر استقلال سے کاربند ہو جاؤ۔ پھر یقیناً سمجھو۔ کہ کامیابی اور کامرانی تمہارا ہی حصہ ہوگی ؎

تکبر۔ ریاء اور نیکی سے روکنا

یہ تو وہ باتیں اللہ تعالےٰ نے بیان کیں۔ جن پر عمل پیرا ہونے سے کوئی جماعت دنیا میں غلبہ حاصل کرسکتی ہے۔ اب دو باتیں بیان فرماتا ہے جن سے بچنا ضروری ہے۔ فرمایا۔ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِم بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ۔ یہ مشرکین مکہ کا ذکر ہے۔ جو جنگ بدر میں اکڑتے ہوئے آئے تھے۔ اور جن کا خیال تھا۔ کہ یہ چند کمزور اور نحیف آدمیوں کا گروہ بھلا ہمارے مقابلہ میں کب ٹھہر سکتا ہے۔ ابھی آن کی آن میں ہم سب کا صفایا کرکے رکھ دیں گے۔ تکبر ریاء نیکی کے راستہ میں روک بننا ان میں خاص برائیاں تھیں۔ فرمایا اے مومنو! یاد رکھو۔ کہ تم میں یہ باتیں نہیں ہونی چاہئیں دراصل یہ تینوں برائیاں ایسی ہیں جو ایمان کی ضد واقع ہوئی ہیں۔ ہر وقت مومن کو اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہنا چاہیئے کہ کیا مجھ میں تکبر تو نہیں پیدا ہوگیا۔ کیا میرے اعمال میں ریاء کا تو دخل نہیں۔ کیا میں لوگوں کو نیکی کے رستوں سے روکنے کا موجب تو نہیں ہورہا۔ اور اگر اس میں ان روحانی بیماریوں میں سے کسی کا بھی شائبہ پایا جائے۔ تو بہت استغفار کرنا چاہیئے۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور رو رو کر دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ اسے ان بیماریوں سے محفوظ رکھے۔ کیونکہ یہ چیزیں خاصہ ہیں منکرین اور مکفرین کا۔ مومنوں کو اللہ تعالےٰ نے اس مقام سے بہت بالا قرار دیا ہے

تکبر۔ ریا اور اللہ تعالےٰ کے رستہ سے روکنا یہ ایسی چیزیں ہیں۔ جو ایمان کے ساتھ جمع ہو ہی نہیں سکتیں۔ اور تکبر ہی کی وجہ سے دنیا کا بیشتر حصہ ایمان سے محروم رہتا ہے۔

تکبر کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اپنے الہام اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔ اِلَّا الَّذِیْنَ عَلَوْا مِنِ اسْتِکْبَارٍ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

”میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو۔ کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے مگر تم شاید نہیں سمجھوگے۔ کہ تکبر کیا چیز ہے۔ پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں۔ ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند اور زیادہ ہنرمند ہے۔ وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا۔ اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کردے۔ اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے۔ اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے مال یا جاہ وحشمت کا تصور کرکے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے۔ وہ بھی متکبر ہے۔ کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے۔ کہ یہ جاہ وحشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی۔ اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے۔ کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے۔ کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے۔ اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے۔ اس سے بہتر مال ودولت عطا کردے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے۔ یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے۔ اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے۔ وہ بھی متکبر ہے۔ اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے۔ کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے۔ کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کردے اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے۔ ایک مدت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے۔ کہ وہ کم نہ ہوں۔ اور نہ باطل ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کرکے دعا مانگنے میں سست ہے۔ وہ بھی متکبر ہے۔ کیونکہ قوتوں اور طاقتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا۔ اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھا ہے۔ سو تم اے عزیزان تمام باتوں کو یاد رکھو۔ ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالےٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا۔ اور منہ پھیر لیتا ہے۔ اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھتا ہے۔ اور وہ کراہت کرتا ہے۔ اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو دعا کرنے والے کو ہنسی اور ٹھٹھے سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے ماموراور مرسل کی پوری طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا۔ اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو تم کوشش کرو۔ کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا ہلاک نہ ہو جاؤ۔ اور تا تم اپنے اہل وعیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو۔ اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے۔ تم اس سے کرو۔ اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے۔ تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ۔ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو“

نزول المسیح صفحہ ۲۴-۲۵

مضمون چونکہ لمبا ہو گیا ہے۔ اس لئے باقی دو برائیوں کی خرابیوں کا ذکر انشاء اللہ پھر کیا جائیگا۔ خاکسار عبدالقادر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

پنڈدادنخاں میں مخالفین کی فتنہ انگیزی

خاکسار کافی غور وخوض اور تحقیق کے بعد عرصہ ڈیڑھ سال سے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہے۔ اور اسی وقت سے انواع واقسام کی صعوبتیں اور اذیتیں حامیان مجلس احرار کے ہاتھوں برداشت کر رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی بندہ کے والدین اور باقی بھائیوں کو بھی جو غیر احمدی ہیں۔ میری وجہ سے تکالیف دی جا رہی ہیں۔ اور میرے ساتھ بائیکاٹ کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ پیشتر ازیں ہمیں دو دفعہ مسجد میں نماز ادا کرنے اور پانی پینے پر سختی سے زدوکوب کیا گیا۔ اور پولیس سے سازباز ہونے کیوجہ سے ہم تین آدمیوں کے مقابلہ پر اپنی طرف سے ایک غریب آدمی کو پیش کرکے سال بھر کی ضمانت کرادی اور ہماری کوئی شنوائی نہ ہونے دی خدا خدا کرکے وہ سال بمشکل گذر گیا۔

اب پھر وہی منصوبے باندھے جا رہے ہیں۔ کہ ہمیں تنگ کیا جائے۔ اور دکھ دیا جائے۔ اسی بنا پر وقتاً فوقتاً احرار کو باہر سے بلا کر تقریریں کرائی جاتی ہیں ۲۲ اگست ۱۹۳۸ء کو بابو حبیب اللہ امرتسری یہاں پہنچا۔ اور مسجد عالم شاہ میں جو ہمارے مکان کے پاس ہے۔ (اور ہم بھی جس کے متولی ہیں) اس سے تقریریں کرائیں۔ جن میں بابو حبیب اللہ نے جماعت احمدیہ کی مخالفت میں بے حد استہزاء سے کام لیا۔ اور اپنی کتابیں فروخت کرکے پیسے کمائے۔ دوران تقریر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ثابت کرنے کی بے سود کوشش کی۔ میں نے اپنی جماعت کے جو تین چار آدمی موجود تھے۔ ان سے مشورہ کرکے باقاعدہ شرائط پر چیلنج لکھکر ”حیات وممات مسیح ناصری“ کے مسئلہ پر مناظرہ کرنے کے لئے دوسرے دن بابو حبیب اللہ صاحب اور مولوی سیف الدین صاحب امام مسجد مذکور کے سامنے پیش کیا۔ مسجد میں کئی آدمی موجود تھے۔ بہت کچھ زبانی تکرار ہوا۔ بابو حبیب اللہ نے معراج کے عقیدہ پر دوران گفتگو میں اعتراض کیا۔ اور کہا کہ مرزا صاحب (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) نے ازالہ اوہام میں لکھا ہے۔ کہ معراج ایک خواب تھی۔ بیداری میں اور جسمانی طور پر نہیں ہوا تھا۔ بندہ نے کہا کہ دکھاؤ جھٹ تھیلہ سے ازالہ اوہام نکال کر دکھانے لگا۔ جب پڑھا۔ تو لکھا ہوا تھا۔ کہ معراج ایک ایسا کشف لطیف تھا۔ جس کو بیداری ہی اور نوری جسم کے ساتھ کہا جائے تو عین ممکن ہے۔ اور ناقابل اعتراض یعنی بیداری میں ہوا۔ نوری جسم کے ساتھ ہوا۔ اس پر بہت سٹ پٹایا۔

میں نے کہا کہ اسی طرح آپ لوگوں کو غلط باتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کرکے بتاتے ہیں۔ اور عوام الناس کو مغالطہ میں ڈال رکھا ہے حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ مولوی سیف الدین صاحب نے کہا۔ کہ حدیث سے ہم خاکی جسم دکھا سکتے ہیں۔ میں نے کہا کہ لائیے دکھا دیجئے۔ مگر کہاں کا دکھانا اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔ اور الگ ہو کر نوافل پڑھنے شروع کردیئے جو ان کا شروع سے وطیرہ ہے۔ کہ جب لاجواب ہوئے اٹھکر نوافل پڑھنے شروع کردئے۔ یا توجہ میں بیٹھ گئے۔ یہ شکست کو عوام پر ظاہر نہ ہونے دینے کا ایک نرالا ڈھنگ انہوں نے نکالا ہوا ہے۔ جس کو کوئی بھی شخص معقولیت کی نگاہوں سے دیکھنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ اور جس کو دیکھکر ہر شخص جس کے اندر ذرا بھی عقل ہو۔ یہ کہنے پر مجبور ہوتا ہے کہ یہ صریح اپنے فرار پر پردہ ڈالنے کی کوشش ہے۔ آخر کار بابو حبیب اللہ نے کہا کہ میں اس مسئلہ پر بحث نہیں کروں گا۔ آپ مسئلہ نبوت یا اسمہ احمد اور صداقت مرزا (مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام) وغیرہ پر بحث کریں۔

حیات وممات مسیح کے مسئلہ کی کچھ اہمیت نہیں نہ اس کی ہمیں ضرورت ہے۔ میں نے کہا۔ باقی مسائل پر بحث کرنے کے لئے آپ ہمیں چیلنج دیں ہم منظور کریں گے اور مناظرہ کریں گے۔ لیکن ہم اس مسئلہ کو بھی اہم اور ایک بنیادی مسئلہ سمجھتے ہیں۔ جب تک یہ حل نہ ہو باقی مسائل کیسے حل ہو سکتے ہیں۔ کہنے لگا۔ قرآن کریم احادیث وغیرہ سے وفات مسیح ثابت ہی مان لی جاسئے تو پھر کیا ہوا آگے چلئے۔ میں نے کہا۔ اب آپ نے وفات مسیح کو تسلیم کر لیا۔ حالانکہ پیشتر ازیں حیات مسیح پر زور دے رہے تھے۔ مجھے آگے چلنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اسی سے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ثابت ہو گئی۔ آگے آپ چلئے۔ اور جس مسئلہ پر بحث کرنی مطلوب ہو ہمیں چیلنج بھیجئے۔ چیلنج کس نے دینا تھا۔ بابو حبیب اللہ صاحب کھسک چلے گئے۔ بڑی کوشش حنفیوں نے کی۔ مگر بابو صاحب نے نہ آنا تھا اور نہ آج تک آئے۔

اب حالات یہ ہیں کہ شہر میں ایک کھلبلی اور شور برپا ہے۔ بعض حق پسند تو صداقت کے متلاشی ہیں اور بعض شرارت کرنے پر تلے رہتے ہیں۔ اور مناظرہ کی کوشش کر رہے ہیں۔ خاکسار۔ ملک محمد حسین حافظ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پنڈدادنخان ضلع جہلم۔

دیوگرم (بنگال) میں تبلیغی جلسہ

چودہری مظفرالدین صاحب احمدی مبلغ نے اپنی لڑکی اور اپنے بھائی چودہری محبوب الرحمن صاحب کے لڑکے کے عقیقہ کی تقریب پر ایک تبلیغی جلسہ کا انتظام کیا۔ علاقہ برہمن بڑیہ کی جملہ انجمنوں کے تمام احمدی احباب و بہت سے غیر احمدی رشتہ دار مدعو تھے۔ ۱۴ اگست یہ جلسہ چودہری صاحب کے مکان میں زیر صدارت خان بہادر چودہری ابوالہاشم خان صاحب امیر جماعت احمدیہ صوبہ بنگال منعقد ہوا۔ احمدی وغیر احمدی حاضرین ۲۰۰ کے قریب تھے۔ اس جلسہ میں خاکسار۔ مولوی غلام صمدانی صاحب امیر جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ شہر اور خان بہادر صاحب کی تقریریں ہوئیں۔ خان بہادر صاحب نے اپنی تقریر میں یہ بھی اعلان کیا۔ کہ جو لوگ باشرح چندہ نہیں دیں گے۔ یا تین ماہ سے زیادہ بقایا رکھیں گے یا کسی قسم کے منہیات شرعی کے مرتکب ہونگے یا احکام شرعی کے تارک ہونگے ان کو انجمن احمدیہ کی ممبرشپ سے خارج کیا جائے گا۔ چنانچہ ہر جماعت کے پریذیڈنٹ کے نام یہ حکم جاری کیا گیا ہے کہ ایسے لوگوں کی فہرست تیار کی جائے۔

خاکسار نے اپنی تقریر میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔ کہ حقیقی طور پر مسلمان ہونے کے معنی یہ ہیں۔ کہ اپنی جان ومال خدا کی راہ میں پیش کر دی جائے اور خدا اسکے نبی یا خلیفہ کی معرفت جب بھی کسی چیز کا مطالبہ ہو۔ دینے میں کوئی عذر نہ کیا جائے۔

خدا تعالےٰ کے خاص فضل کے ماتحت اس تقریر کا بھی اچھا اثر ہوا۔ فالحمد علیٰ ذالک۔ پھر رات کے وقت عورتوں میں تقریر کی گئی۔

خاکسار۔ ظل الرحمٰن عفی عنہ مبلغ دعوۃ وتبلیغ

ضروری اعلان

احباب نوٹ فرمالیں کہ چونکہ حیدرآباد سندھ

سینٹرل جیل ہاسپٹل سے میری تبدیلی ہو چکی ہے اس لئے اب میرا پتہ :- ڈاکٹر عبدالعزیز اخوند میڈیکل آفیسر ڈہرکی ضلع سکھر سندھ ہوگا۔

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء (فارم ۱)

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمیٰ صلابت ولد سردارا۔ احمد ولد دلدار للہر سکنہ ٹبی للہرہ۔ ذات للہر سکنہ ٹبی للہرہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شاہ جونہ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۲۰-۱۰-۳۸ء مقرر کیا ہے لہذا جاتے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱-۹-۳۸ نورالدین۔ دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء (فارم ۱)

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمیٰ جہانہ ولد دادو ذات لال سکنہ چک ۲۴۵ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام بھوانہ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۸-۱۱-۳۸ مقرر کیا ہے لہذا جاتے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱-۹-۳۸ (نورالدین) دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء (فارم ۱)

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمیٰ میاں داس ولد ماچند مل ذات بگول سکنہ چنیوٹ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۱۵-۱۰-۳۸ مقرر کیا ہے لہذا جاتے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱-۹-۳۸ (نورالدین) دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ (بورڈ کی مہر)

اعلان

اعلان نکاح مندرجہ الفضل ۱۱ ستمبر متعلق سعیدہ وزیر بیگم صاحبہ بنت محمد اسمٰعیل خان صاحب کے سلسلہ میں محمد اسمٰعیل خان صاحب کا پورا پتہ مندرجہ ذیل ہے۔

ماسٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب ٹیچر میو سکول آف آرٹ لاہور حال لاہور ثم امرتسری۔

ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے لئے ایک استاد کی ضرورت ہے۔ جو زراعت کے مضمون کی تعلیم دے سکے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مقامی جماعت کی تصدیق کے ساتھ جلد تر ارسال فرمائیں۔

ناظر تعلیم وتربیت

منیر ہاکی ٹورنامنٹ قادیان ۱۹۳۶ء کے متعلق ایک ضروری وضاحت

عام طور پر یہ غلط فہمی ہو رہی ہے کہ کلبوں اور سکولوں کے میچز ۲۰ ستمبر سے شروع ہو جائینگے۔ لیکن انتظام یہ کیا گیا ہے کہ سکولوں کے مقابلے آپس میں ہوں اور پہلے یہ مقابلے کرلئے جائیں۔ اور بعد میں گزٹ شدہ تعطیلات میں کلبوں کے میچ ہوں۔ یہ ہو سکتا ہے کہ فائنل میچ تعطیلات کے علاوہ دنوں میں ہوں پروگرام مرتب کرتے ہوئے بیرونی ٹیموں کی سہولت کا خاص طور پر لحاظ رکھا جائے گا۔

سکول ٹیموں کیلئے فیس داخلہ پانچ روپے ہے اور ان کیلئے ضروری ہے کہ وہ فارم داخلہ کے ساتھ اپنے سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کا تصدیقی سرٹیفکیٹ بھی شامل کریں کہ ٹیم کے جملہ کھلاڑی اس سکول کے باقاعدہ طالب علم ہیں جس سکول کی وہ ٹیم نمائندگی

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منگا ہری سنگھ ولد دلیا ذات تیلی سکنہ ٹانڈہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ٹانڈہ درخواست کی سماعت کیلئے مورخہ ۲۴ ۹/۳۵ مقرر کیا ہے۔ ہذا جائے مذکور پر ہری سنگھ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ یکم ستمبر ۱۹۳۵ء : بورڈ کی مہر :

دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ اسمٰعیل ولد مہتاب۔ ذات ارائیں سکنہ عثمان تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کیلئے مورخہ ۲۱ ۹/۳۵ مقرر کیا ہے۔ ہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ ۱۵ اگست ۱۹۳۵ء

: بورڈ کی مہر :

دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ فقیر محمد ولد گنڈا۔ محمد الدین۔ امیر پسران گنڈا ذات ڈوگر سکنہ میر بھلولی تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کیلئے مورخہ ۲۸ ۹/۳۵ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۳۵ء (بورڈ کی مہر)

دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ شیرا ولد امام الدین و مہنا ولد نظام الدین ذات ارائیں سکنہ چک میر تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کیلئے مورخہ ۱۲ ۹/۳۵ مقرر کیا ہے۔ ہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ ۲۴ ۸/۳۵ : بورڈ کی مہر :

دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ جیتا ولد ٹھاکر داس ذات راجپوت سکنہ پنڈوری تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کیلئے مورخہ ۱۲ ۹/۳۵ مقرر کیا ہے ہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ ۲۴ ۸/۳۵ : بورڈ کی مہر :

دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰ ایکٹ ۱۹۳۴ء

بحکم صاحب بہادر چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ کرم الدین ولد نتھو بالغ و منظور علی نابالغ ولد نور الدین برفاقت کرم الدین مذکور چچا حقیقی خود ذات ڈوگر ساکن موضع جلال چک تھانہ ڈاکخانہ دسوہہ سائلاں ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور دی ہے اور بورڈ نے ۲۱ ۱۰/۳۵ تاریخ بمقام دسوہہ برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں : بورڈ کی مہر : دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ لکھو سرجن پسران گنہیا دستہ رو ولد گلزارہ سنگھ بالغان و پریتو نابالغ ولد گوکل چیاتو نابالغ ولد سرتو برفاقت لکھو مذکور چچا خود جائنگ سکنہ آدھ چک تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کیلئے مورخہ ۱۲ ۹/۳۵ مقرر کیا ہے۔ ہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں ۲۴ ۸/۳۵ : بورڈ کی مہر :

دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ وزیر علی ولد جاموں ذات ارائیں سکنہ جلال پور تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ٹانڈہ درخواست کی سماعت کیلئے مورخہ ۲۰ ۹/۳۵ مقرر کیا ہے ہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۸ اگست ۱۹۳۵ء : بورڈ کی مہر : دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مورام و رام رکھا و بیٹوں رام پسران ارجنداس ذات راجپوت سکنہ پنڈوری تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کیلئے مورخہ ۱۲ ۹/۳۵ مقرر کیا ہے۔ ہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۲۴ ۸/۳۵ : بورڈ کی مہر :

دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور ۱۱ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ راجہ نریندرناتھ لیڈر نیشنل پروگریسو پارٹی پنجاب اسمبلی نے یونینسٹ گورنمنٹ کے اس رویہ کے خلاف جو اس نے سنہرے بلوں کے متعلق اختیار کیا ہے بطور پروٹسٹ نہ صرف وزارتی پارٹی سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ بلکہ پنجاب اسمبلی کی رکنیت سے بھی مستعفی ہو گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ راجہ صاحب نے اپنی پارٹی کے تمام ممبران کو وزارتی بنچ خالی کرنے کا مشورہ دیا ہے اور انہیں کہا ہے کہ وہ اسمبلی میں اپنی ایک الگ انڈیپنڈنٹ پارٹی قائم کریں۔

مدراس ۱۱ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے مسٹر ہینڈرسن ممبر بورڈ آف ریونیو مدراس۔ برما کے لئے حکومت ہند کے ایجنٹ مقرر ہو گئے ہیں۔ آج صبح آپ شملہ روانہ ہو گئے تاکہ برما جانے سے پیشتر حکومت ہند سے ہدایات لے لیں۔

پشاور ۱۱ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ حکومت افغانستان نے ایک سرکلر جاری کیا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی ہندوستانی سوداگر یا سیاح کابل سے آگے کسی شہر میں نہ تو بود و باش اختیار کرے اور نہ ہی تجارت یا کوئی اور کام کرے۔ ہندوستانی سوداگروں کی دوکانیں افغانستان کے دور دراز شہروں تک موجود ہیں اس سرکلر کے ذریعہ ان تمام کو وہاں سے نکالنے کی کوشش کی جائے گی۔

لاہور ۱۱ ستمبر۔ افواہ ہے کہ لاہور میونسپلٹی کو سپرسیڈ کرنے کے سوال پر پنجاب گورنمنٹ غور کر رہی ہے۔

ناگپور ۱۱ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ گاندھی جی اس امر پر غور کر رہے ہیں۔ کہ کانگرس کی پارلیمنٹری اور غیر پارلیمنٹری سرگرمیوں کو ایک دوسرے الگ کر دیا جائے۔

بمبئی ۱۱ ستمبر۔ سندھ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ سندھ پولیس کی تمام ضروریات کو صوبہ ہی سے پورا کیا جائے اور اس مقصد کے لئے کسی اور ملک یا صوبہ سے کوئی چیز برآمد نہ کی جائے۔

بمبئی ۱۱ ستمبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت بمبئی فیصلہ کر رہی ہے کہ گورنمنٹ کا ہیڈ کوارٹر مستقل طور پر بمبئی ہی میں رہا کرے اور چھ ماہ کے لئے پونا جانا بند کر دیا جائے۔

الہ آباد ۱۱ ستمبر۔ ایک مقامی اخبار کا بیان ہے کہ یوپی کے بہت سے دریاؤں کا پانی بڑی سرعت سے بڑھ رہا ہے۔ قریباً چالیس دیہات پانی سے گھر گئے۔ اور مویشی موت کا شکار ہو رہے ہیں۔ میونسپل کمیٹی کے پمپ پانی نکالنے میں مصروف ہیں۔

کراچی ۱۰ ستمبر۔ ریاست بگٹی کے لوگ ایک عرصہ سے یہ ایجی ٹیشن کر رہے ہیں کہ نواب صاحب کے بڑے بیٹے عبدالرحمٰن کے ہاتھ میں ریاست کی باگ ڈور دیدی جائے۔ اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ ریاست کے قریباً ۳۵ لیڈر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ نواب زادہ عبدالرحمٰن کو فورٹ منرو میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔

رنگون ۱۱ ستمبر۔ حکومت برما کا ایک اعلان مظہر ہے کہ حالیہ فسادات میں ۱۱۵ آدمی ہلاک اور ۱۸۸ مجروح ہوئے۔ مسلح فورس کے ہاتھوں ۵۵ ہلاک اور ۱۰۸ زخمی ہوئے۔

رنگون ۱۱ ستمبر۔ کمشنر کی درخواست پر پچاس سرکردہ مسلم لیڈروں اور علماء نے بدھوں سے معافی مانگ لی ہے۔ اور لکھا ہے کہ جس مسلمان نے مہاتما بدھ کی توہین کی۔ اس کی وہ مذمت کرتے ہیں۔ اس معافی نامہ کو ۵۰ ہزار کی تعداد میں ملک میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جس سے صورت حالات پر خوشگوار اثر پڑا ہے۔

اجمیر ۱۱ ستمبر۔ میواڑ گزٹ میں ایک نوٹیفکیشن کے ذریعہ عوام کو متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ حکام کی اجازت حاصل کئے بغیر آئندہ کوئی مذہبی جلسہ منعقد نہ کریں۔ نہ جلوس نکالیں اور نہ ہی کوئی انجمن بنائیں۔ اسی ضمن میں پولیس کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ مجرموں کے خلاف مقدمات چلائے اور غیر آئینی جلسوں کو منتشر کرے اور اس قسم کے اشتہارات اور پمفلٹوں کو تقسیم نہ ہونے دے۔ جن سے ریاست کے خلاف جذبہ پیدا ہوتا ہو۔

حیدرآباد ۱۱ ستمبر۔ نظام گورنمنٹ کی طرف سے بعض انجمنوں کو خلاف قانون قرار دے دیا گیا ہے۔ جن میں شہری بچاؤ اور آریہ ڈیفینس لیگ بھی شامل ہے

سری نگر ۱۱ ستمبر۔ ۱۱ ستمبر حکومت کشمیر نے نئے سال کے بجٹ میں ایک لاکھ ۷۵ ہزار ریشم بننے کے کارخانہ کے لئے دو لاکھ ۵۰ ہزار گندہ بہروزہ کے کارخانہ کے لئے اور ایک لاکھ روپیہ سیاحوں کے آرام و سہولت کے لئے رکھا ہے۔ بجٹ میں ایک لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ کا اضافہ دکھایا گیا ہے۔

حیدرآباد ۔ ۱ ستمبر۔ سررشتہ معلومات عامہ حیدرآباد دکن نے ایک اعلان کے ذریعہ مندرجہ ذیل اخبارات کا داخلہ حیدرآباد میں ممنوع قرار دیا ہے (۱) وید پرکاش (۲) ناگریک (۳) لاجواب (۴) وید دکن (۵) انصار۔ (۶) جوالا۔ اول الذکر پانچ اخبارات بمبئی سے اور چھٹا براڑ سے شائع ہوتا ہے۔

شملہ ۱۱ ستمبر۔ آنریبل مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال آج سر جگدیش پرشاد ممبر ایجوکیشن گورنمنٹ ہند سے ملے۔ مسٹر فضل الحق اور بنگال کے دوسرے تین وزراء کل وائسرائے اور سر جیمز گرگ فائیننس ممبر سے ملاقات کریں گے بنگال کے وزراء یہاں کے حکام کے ساتھ برما میں ہندوستانیوں کے سوال اور صوبہ کی مالی حالت پر بحث کر رہے ہیں وہ صوبہ میں پرائمری تعلیم کی توسیع کے لئے مالی امداد کا مطالبہ بھی کر رہے ہیں۔ مسٹر فضل الحق اس امر کی سخت تردید کرتے ہیں کہ شملہ میں ان کی آمد کا مقصد موجودہ وزارت میں تبدیلیوں کے سوال سے ہے۔ وزراء بنگال ۱۴ ستمبر تک یہاں رہیں گے۔

کپور تھلہ ۱۱ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کپور تھلہ کے حکام عادی مجرموں کے لئے سلطان پور میں ایک نیا جیل بنانے کے سوال پر غور کر رہے ہیں۔

نئی دہلی ۱۱ ستمبر۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے سلسلہ میں یہاں زور شور سے تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ اس اجلاس میں ڈاکٹر کھارے کا معاملہ۔ ریاست ٹراونکور میں گولی چلنے کے واقعات۔ فوجی بھرتی کے بل اور فیڈریشن پر غور ہو گا۔

لنڈن ۱۱ ستمبر۔ دفتر خارجہ کے ایک سرکردہ آدمی نے سنٹرل یورپ کی صورت حالات کے متعلق ایک انٹرویو کے دوران میں کہا کہ حالات ایسی سرعت سے تبدیل ہو رہے ہیں کہ کوئی قطعی بات کہنا مشکل ہے مگر گیبنٹ کے ساتھ زیادہ میل جول رکھنے والے حلقوں کے ساتھ بات چیت کرنے سے یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ سنٹرل یورپ میں امن عامہ میں خلل واقع ہونے کی صورت میں جنگ میں کود نے پر تیار رہیں گی۔

ملتان ۱۱ ستمبر۔ پنجاب غیر زراعت پیشہ ایسوسی ایشن کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس آج ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں گورنر کی طرف سے سنہرے بلوں کی منظوری پر اظہار افسوس کیا گیا۔ اور وار کونسل سے درخواست کی گئی کہ وہ عدم تعاون اور سول نافرمانی کی تحریک شروع کرے۔

ایبٹ آباد ۱۱ ستمبر۔ مسلم لیگ کانفرنس ختم ہو گئی ہے۔ کانفرنس میں سرحد کے ہر ضلع کے مندوبین موجود تھے۔ ایک ریزولیوشن کے ذریعہ فلسطین اور وزیرستان سے متعلق حکومت برطانیہ کی پالیسی کی مذمت کی گئی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی